بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک مصیبت کے وقت مومن کی مدد ہوگی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا اک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم ہے پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

بدر

ایڈیٹر و پروپرائیٹر محمد اسمٰعیل علی

جلد ۲ — یوم پنجشنبہ — مورخہ — نومبر سنہ ۱۹۱۳ء — نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جنگی بخار! دیکھ نہ بڑھ قادیان پر
ہاں قادیان شہر مسیح الزمان پر
تو آگ ہے تو آگ ہماری غلام ہے
یہ سب لکھا ہے لوح معارف نشان پر
ہو گھر میں اس کے زور ہی ہر سینہ میں ہے شور
یکدم عذاب چھا گیا سارے جہان پر
ہیں ابتلا کے طور پر مومن بھی مبتلا
دگنا ملیگا سود ہمیں ہر زیان پر

زنگ آگیا دلوں پر تو اسکا ہی یہ علاج
کھینچے گئے ہیں ہم بھی جو سنگ فسان پر
الیاس ماریشن کہ شگفتہ مزاج تھا
رحمت خدائے پاک کی اس نوجوان پر
عبدالجلیل - پیر محمد - علی حسن
عبدالرحیم اور محمد زمان پر
جو کچھ گذر رہی ہے وہ سب جانتا ہے تو
ڈر ہے کہ شکوہ آئے نہ میری زبان پر
لوگوں کو نسخہ ہائے طبابت پہ ناز ہو
اکمل کو ناز اپنے خدا مہربان پر

رحم کن بر خلق تا رحمت کند بر تو آفریں

گذشتہ پرچہ جو ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء کیلئے رہا۔ وہ جنگی بخار کے حملہ کی وجہ سے ۳۱ر اکتوبر تک رکا رہا۔ اور اسمیں یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ مفصل حالات آئندہ لکھیں گے جو درج ذیل ہیں :-

حضرت خلیفۃ المسیح

ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ۱۲ر اکتوبر سے علیل رہی۔ حضور کی انتڑیوں میں کچھ تکلیف مدت سے چلی آتی ہے۔ جسکی وجہ سے پیچش ہو جاتی ہے اور بھوک ٹھیک نہیں لگتی اس کے علاوہ کمی خون سے قلب پر ضعف کا دورہ ہو جانے کی وجہ سے بروز اطراف ہو جاتا ہے۔ ۱۹ر اکتوبر رات کو تو یہ دورہ ایسا ہوا کہ آپ نے صبح وصیت لکھا دی۔ جس کے فوراً شائع ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا حکم دیا چنانچہ ۱۲ اکتوبر کو طبع ہو کر مختلف احباب کو توفی اسلام کیطرف سے بھیجی جا چکی ہے۔ اس میں حضور نے (خدا آپ کو دیر تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے) آئندہ خلافت کے انتخاب کے متعلق ہدایات فرمائی تھیں۔ اس کے بعد خدا کے فضل و رحم سے حضور کی طبیعت روبصحت ہے۔ سوا حرارت بعض اوقات ہو جانے اور عدم ضعف کے کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ ابھی نماز پڑھانے کے لئے مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکے۔ ۵ نومبر کو دورۂ ضعف ہو گیا

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے ادویات کا ایک سٹور کھولا گیا ہے۔ جس سے قادیان اور قرب وجوار کے مریضوں کو مفت دوا دی جاتی ہے اس سٹور میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ سات سات بجے صبح سے لیکر رات کے دس دس بجے تک کام کیا۔ اس محنت شاقہ کی وجہ سے آپ کی طبیعت بھی ناساز ہو گئی۔ اور چار پانچ روز بخار میں مبتلا رہ کر اب اچھے ہیں۔ اور اپنے فرائض منصبی بجا لا رہے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

کو بھی کئی دن بخار شدید آتا رہا ہے۔ اب خدا کے فضل سے تندرست ہیں آپ کے شکوئے معلے ہیں

دختر نیک اختر پیدا ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ؛

نواب محمد علی خانصاحب

نواب صاحب الحمد للہ بخیریت ہیں مگر نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ناساز رہی۔ آپکی نو سالہ لڑکی مسعودہ فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس ہے کہ حکیم محمد زمان صاحب جو آپکے دیرینہ طبیب تھے۔ فوت ہو گئے۔ اور اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے یتیم بچے چھوڑ گئے۔ خدا مرحوم کی بیوہ اور یتیم بچوں کا حافظ و ناصر ہو ؛

میر محمد اسحاق صاحب

میر صاحب مہمان خانہ میں اور دیگر مریضوں کی تیمارداری میں مصروف رہے۔ اور ۱۴ اکتوبر کو آپ بیمار ہو گئے۔ پہلے دس گیارہ دن بخار اترتا ہی نہ تھا۔ مگر اب چند روز سے بخار کم ہو گیا ہے۔ اور اتر بھی جاتا ہے۔ لیکن ابھی صحت نہیں ہوئی۔ اور عوارض بھی ہیں۔ اس کے لئے بہت بہت دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ اس مفید وجود کو شفاء عاجلہ عطا فرمائے۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اب چلے گئے ہیں۔ آپ بھی بیمار ہو گئے تھے ؛

ہر دو سکولوں کے طلباء

مدرسہ احمدیہ کے بیس طلباء انفلوئینزا کے حملہ میں بیمار ہو گئے تھے۔ لیکن دوسرے حملہ میں جو بہت سخت تھا۔ بیشتر حصہ ان کا تندرست رہا اور اس کے شکرانہ میں بیماروں کی تیمارداری کرتے رہے۔ دوسرے حملہ میں ہائی سکول کے بورڈنگ میں ۶۰ کے قریب طلباء بیمار ہو گئے۔ اس لئے ۹ اکتوبر سے دونوں سکولوں میں تعطیل کر دی گئی ہے۔ انشاء اللہ سکول ۹ نومبر کو کھلینگے ؛

مارشیس کے دو طالبعلم محمد الیاس اور پیر محمد جو محض علم دین کے لئے عرصہ ڈیڑھ سال سے مقیم تھے۔ افسوس ہے کہ فوت ہو گئے۔ اللھم اغفر لحیّنا ومیّتنا ہر دو طالبعلموں نے نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ ہر وقت قرآن و حدیث و کتب حضرت صاحب کے مطالعہ میں لگے رہتے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ ہمیں مارشیس کے بھائیوں سے کامل ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ میاں عبدالجلیل ہزاروی جو مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو کر اب مولوی فاضل کا امتحان دینے والا تھا فوت ہو گیا۔ اور جناب علی احمد صاحب بھاگلپوری کا اکلوتا بیٹا حسن فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوا۔ اسی طرح مولوی شادی خانصاحب محرر مقبرہ بہشتی کا بیٹا عبدالرحیم ؛

اموات

اس بیماری میں تمام قادیان میں دو سو کے قریب موتیں ہوئی ہیں۔ ہم میں سے تخمیناً چالیس موتیں ہو چکی ہیں۔ ان کا جنازہ غائب احباب پڑھ دیں۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب کی لڑکی محمودہ جو اہلیہ شیخ مبارک اسماعیل صاحب بی۔ اے تھیں۔ فوت ہو گئیں۔ ایک چھ مہینے کا بچہ مرحومہ کی یادگار ہے۔ شیخ صاحب نے صبر و رضا کا عمدہ نمونہ دکھایا ؛

اطباء کا شکریہ

اس بیماری میں والا فضل میں حکیم محمد زمان صاحب بھائی محمود۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب نے اور دارالامان میں جناب مفتی فضل الرحمن صاحب (مولوی) غلام محمد صاحب۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب۔ خواجہ شاہ اعجاز علی صاحب۔ حکیم محبوب الرحمن صاحب بنارسی۔ حکیم اسماعیل صاحب۔ مولوی قطب الدین صاحب نے نہ صرف قادیان میں بلکہ ارد گرد کے دیہات کے مریضوں کا علاج کما حقہٗ کیا۔ اس کے علاوہ تیمارداری میں بہت سے احباب نے مثلاً صوفی یعقوب وغیرہ نے حصہ لیا۔ اور دوائیاں تقسیم کرنے میں۔ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نے بہت کام کیا۔ فیض محمد۔ برکت علی۔ مولوی غلام نبی۔ محمد دین سوہدی فاضل رحمت علی نے عرق و شربت میں مدد دی۔ جناب ڈاکٹر رشید الدین صاحب کا فیضان تھا

موجودہ حالت

اب بیماری بہت حد تک کم ہو گئی ہے۔ مگر موتوں کا سلسلہ کچھ جاری ہے ؛

تعزیت

پیغام سے یہ معلوم کر کے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کا نوجوان بیٹا بشیر احمد بی۔ اے۔ مع اپنی اہلیہ کے فوت ہو گئے۔ ہمیں خواجہ صاحب سے اس صدمہ میں ہمدردی ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان — ۷ نومبر ۱۹۱۸ء

عالمگیر عذاب جنگی بخار کی شکل میں

عذاب کیا ہے؟ جس کی حقیقت دریافت کرنے سے انسانی عقول عاجز رہ جائیں۔ جس کا علاج حکمی کوئی نہ معلوم کر سکے جو عام طور پر تباہی ڈھائے جو نفسی الناس کے مطابق سب پر چھا جائے۔ ہوش و حواس باختہ کر دے۔ جنگی بخار۔ پُراسرار بخار۔ انفلوئنزا میں یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے لئے آپ ریوٹر کے مندرجہ ذیل تار کا ملاحظہ کریں :-

جنگی بخار کا ورود مختلف حصص دنیا میں

لنڈن ۱۶ اکتوبر :- ہسپانوی (جنگی) بخار برابر دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا ہوا ہے سوئٹزلینڈ۔ ہالینڈ۔ کینیڈا میں خاص طور سے سخت ہے۔ جہاں ہسپتال اپنی گنجائش سے زیادہ مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں اور کاروبار درہم برہم ہو گیا ہے کیپ ٹاؤن کا ایک بیغام مورخہ ۱۱ اکتوبر مظہر ہے۔ کہ انفلوئنزا کی وجہ سے کیپ ٹاؤن میں ۵۰۰ روزانہ موتوں کا سرسری تخمینہ لگایا جاتا ہے

اور مرنے والوں میں ۵ فیصدی حصہ

(آسٹریلیا کا ایک تار مورخہ ۲۲ اکتوبر ظاہر کرتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں انفلوئنزا کی وبا پھیلی ہوئی ہونے کے باعث جنوبی افریقہ سے آنے والے جہازوں پر پرسبین سیڈنی۔ ملبورن۔ ایڈیلیڈ اور فریمنٹل میں قرنطینہ قائم کیا گیا ہے اور صرف اپنی بندرگاہوں سے یہ جہاز آسکینگے آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے ایمپیریل گورنمنٹ نے درخواست کی ہے کہ وہ فوج کے جہازوں کو جنوبی افریقہ پر ٹھہرنے کی ممانعت کر دیں ؛ (ہمدم ۱۴ اکتوبر صفحہ ۴)

اہل حدیث کا اقرار

عام عذاب ہے

پھر اس کے بعد اہل حدیث ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۸ء سے مندرجہ ذیل فقرات ملاحظہ ہوں :-

امرتسر میں جنگی بخار کا زور ہے اوسط اموات ڈیڑھ سو تک پہنچ چکی ہے حالانکہ مطابق اموات ۱۵-۲۰ ہوتی تھی لاہور اور دیگر بلاد پنجاب وغیرہ میں بھی یہی حال ہے خدا کے غضب کی تلوار بہت زور سے چمک رہی ہے۔ × × × اللہ اکبر ایک طرف جنگ کی بلا ہے۔ جس کا اثر تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً سخت مہلک ہو رہا ہے۔ دوسری طرف بیکاری اور بے روزگاری نے عوام کو تباہ کر دیا ہے تیسری طرف قحط بلائے عام کیطرح مسلط ہے چوتھی طرف سے بیماری کا مہلک حملہ ؛

قرآن مجید میں پہلی قوموں کی ہلاکت کا ذکر اسی طرح کیا ہے :-

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ (پ ۱۸ ع ۳) ہم نے ان پر عذاب بھیجا مگر وہ اپنے رب کے سامنے نہ جھکے نہ عاجزی کی" - یہی حالت آج ہم لوگوں کی ہو رہی ہے کہ ایسے **عام عذاب** میں بھی کسی قسم بلکہ کسی شخص کو بھی شاذ خدا کیطرف جھکنے کی طرف توفیق نہیں ملی۔

۲

(حقیقت معلوم نہیں ہوئی)

امرتسر بلکہ سارے ملک میں آجکل بخار کا زور ہے۔ اس بخار کو انگریزی میں دارفیور کہتے ہیں۔ جس کا ترجمہ جنگی بخار ہے۔ جنگی بخار کیوں کہتے ہیں؟ شائد اس وجہ سے کہ دراصل اس کی ابتدا میدان جنگ سے ہوئی ہے جہاں فریقین کی طرف سے زہریلی تشاد سے ہوا میں سمیت پیدا ہو گئی۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بذریعہ تموج کے سارے ملک میں

بلکہ ساری دنیا میں پھیل گئی

× × × اس بخار کی بابت ڈاکٹر اقراری ہیں کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔

۱۳ اکتوبر کو ہیلتھ افسر امرتسر کی دعوت پر بغرض انسداد بخار امرتسر کے طبیبوں ڈاکٹروں اور اخباروں کے ایڈیٹروں کی ایک مجلس ہوئی جس کے صدر سول سرجن کرنل سمتھ صاحب تھے۔ کرنل صاحب نے پہلے ہی یہ سوال اٹھایا۔ کہ یہ بخار کیا ہے خود صاف کہا کہ ہمیں اس کی **حقیقت معلوم نہیں ہوئی** ؛

پھر آپ آریہ گزٹ ۲۴ اکتوبر کے یہ فقرات پڑھیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اس بیماری کی نسبت کیا لکھتا ہے:-

پلیگ سے بھی بڑھکر عالمگیر تباہی

پہلے پلیگ کا نام مہامری تھا لیکن اب اس پلیگ کے بھائی انفلوئینزا کو کیا کہیں۔ یہ تو اس سے بھی بڑھ گیا ہے۔ بمبئی پونا کراچی اور ان کے گرد و نواح میں گھروں کے گھر اجڑ گئے ہیں۔ ۱۸۳۵ء میں انگلستان میں یہ بیماری بڑے زور سے پھیلی تھی تو کل ۸ ہزار آدمی مرے تھے۔ لیکن اکیلے بمبئی شہر میں صرف ۱۵ دنوں کے اندر ۸ ہزار سے زیادہ موتیں ہو گئیں۔ مدراس میں بھی ایسی ہی تباہی مچائی۔ اور اب تو کوئی صوبہ۔ کوئی شہر۔ کوئی قصبہ۔ کوئی گاؤں۔ اور کوئی جھونپڑی ایسی نہیں جو اس مہامری کی زد سے بچی ہو ×××

موتا موتی لگ رہی ہے

جو نظارے موت کے آجکل دیکھنے میں آرہے ہیں انہیں دیکھکر معمولی دل والے ہی نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے دل گردہ کے مالک دہل جاتے ہیں۔ اور کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ پرماتما کیا کر رہا ہے؟ کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ کتنی مصیبت آرہی ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ دنیا اور دنیا کے لوگ کس قسم کے کرم کر رہے ہیں۔

معزز ناظرین یہ صرف دو اخبارات کا اقتباس ہے اور پہلے رپوٹر کا تار جس سے معلوم ہو سکتا ہے

کہ دنیا کس طرح چیخ اٹھی ہے اور عام طور سے اقرار کیا جا رہا ہے کہ یہ عالمگیر تباہ کن عذاب ہے حال ہی میں ایک تار رپوٹر کا جنوبی افریقہ کے متعلق ان الفاظ میں چھپا ہے:-

بدترین وبائی حکومت

لنڈن۔ ۱۱ر اکتوبر۔ جنوبی افریقہ میں ہسپانوی انفلوئینزا کی نہایت غیر معمولی شدت اختیار کر رہی ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں ایسی بدترین وبا اس سے پیشتر کبھی نمودار نہیں ہوئی۔ اور پلیگ کی اس کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہ تھی۔ کیپ ٹاؤن میں یہ وبا نہایت شدت پر جہاں اس مرض کے ہزارہا کیس ہیں اور بکثرت اموات ہو رہی ہیں دیسیوں میں مرض کا خاص کر زور پایا جاتا ہے مختلف قسم کے کاروبار سب جگہ بند کر دئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ مختلف حالات پڑھے جاتے ہیں قورونجے ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ امرتسر کی موت ۲۰۰ روزانہ اور لاہور کی نسبت بھی ۳۰۰ تعداد ہے۔ مدراس میں ۱۵ر اکتوبر ۵۵۴ مرے کانپور میں ۳۰۰ روزانہ۔ ۲۲

اس وبا کی خبر خدا کے مسیح موعودؑ نے دی

بعض لوگوں نے آریہ گزٹ کی طرح دبا ہے کہ یہ ظلم روا ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا نے اپنے قانون کے مطابق کام کیا ہے وہ پہلے فرما چکا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ ہم کبھی عالمگیر عذاب نہیں بھیجتے جب تک ایک اپنا فرستادہ مبعوث نہ کریں۔ پس خدا کا مامور مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آیا۔ اس نے پچیس برس پہلے ۱۸۸۱ء میں خدا کا کلام شائع کیا:-

اَلْاَمْرَاضُ تَشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تَضَاعُ

مختلف قسم کی وبا مرض پھیلینگے اور نفوس ضائع ہونگے اور فرمایا کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کریگا" پس اس کے مطابق ہی **طاعون آیا** اب اس سے بھی بڑھ کر جنگی بخار آیا۔ اور ابھی خدا کے پاس ایسے عذابوں کی کمی نہیں۔ استہزاء اور شوخی دکھانے اور فسق و فجور سے باز نہ آنے (یعنی) اصلاح نہ کرنے پر اس سے بڑھ کر تباہی بھیج سکتا ہے۔ پھر نومبر ۱۹۰۶ء کو آپ نے الہام شائع کیا۔

ایک وبا پڑیگی

مگر دنیا والوں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور ان کے کانوں جوں تک نہ رینگی۔

(اس وبا کی اطلاع حضرت محمودؓ کی زبان سے)

مسیح موعودؑ کے بعد ان کے خلیفہ حضرت محمودؓ نے چار سال قبل اپنا یہ رؤیا چھپوایا:-

"میں نے ایک رؤیا دیکھی ہے اور وہ یہ کہ جیسی اس مسجد (مسجد اقصیٰ) میں بیچوں بیچ ایک نالی جاتی ہے۔ اسی طرح کی ایک نہر ہے اور وہ بہت دور تک چلی جاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بڑا پانی ہے۔ مگر بندوں کی وجہ سے اس کے اندر ہی بند ہے۔ اس کے ارد گرد ایک نہایت خوبصورت باغ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اس میں ٹہل رہا ہوں اور ایک اور آدمی بھی میرے ساتھ ہے ٹہلتے ٹہلتے نہر کی پرلی طرف میں نے چودھری فتح محمد صاحب کو دیکھا ہے اتنے میں ایک شخص آیا۔ میرے ساتھ گھر کی مستورات بھی ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ مستورات کو پردہ کی تکلیف ہوتی ہے انہیں کہدیں صرف باغ میں ٹہلیں۔ میں جب اس جگہ سے ہٹ کر دوسری طرف گیا ہوں۔ تو مجھے بڑے زور سے پانی بہنے کی سرسراہٹ آئی۔ اس وقت میں جس طرح پرانے مقبرے ہوتے ہیں۔ ایسے مکان میں کھڑا ہوں وہ مقبرہ اس طرح کا ہے جس طرح بادشاہوں کی قبروں پر بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں اس کی چھت پر چڑھ گیا ہوں۔ اور اسکی کئی چھتیں اونچی نیچی ایک دوسرے کے ساتھ بنی ہوئی ہیں۔ مجھے پانی کی سرسر کی جو آواز آئی تو میں نے اس نہر کی طرف دیکھا۔ وہ ایسا خوبصورت نظارہ تھا کہ پرستان نظر آتا تھا۔ ہر جگہ پانی بہتا جاتا تھا عمارتیں گرتی جاتی تھیں۔ درخت دبے جاتے تھے۔ پانی میں لوگ ڈوب رہے تھے۔ کسی کے گلے گلے۔ کسی کے منہ تک۔ کسی کے سر کے اوپر پانی چڑھا جاتا تھا۔ اور ڈوبنے والوں کا بڑا دردناک نظارہ تھا۔ یکلخت وہ پانی اس مکان کے بھی قریب آگیا جس پر میں کھڑا تھا اور اس کی دیواروں سے ٹکرانا شروع ہوگیا۔ آگے پیچھے کی آبادی تباہ و برباد ہوتا دیکھ کر بے اختیار منہ سے نکل گیا۔ "نوح کا طوفان"۔ پھر پانی اس مکان کی چھت پر چڑھنا شروع ہوا۔ اس کے ارد گرد جو دیوار تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی اسے توڑ کر اندر آنا چاہتا ہے اور لہریں دیوار کے اوپر سے نظر آتی تھیں۔ اس وقت میں نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ مجھے کہیں آبادی نظر نہیں آتی تھی۔ اور پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ جب پانی چھت پر بھی نظر آنے لگا۔ تو میں نے گھبراہٹ میں پکار پکار کر اس طرح کہنا شروع کیا۔ اللّٰھمّ اھتدیت بھدایتک وآمنت بمسیحک ط اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوڑے چلے آتے ہیں۔ اور گویا لوگوں سے فرماتے ہیں کہ یہی فقرہ پڑھو۔ تب تم اس عذاب سے بچ جاؤ گے مجھے حضرت مسیح موعودؑ نظر نہیں آئے لیکن یہ میرا خیال تھا۔ کہ آپؑ لوگوں کو یہ فرما رہے ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ پانی کم ہونا شروع ہوا اور چھت گیلی گیلی نظر آنے لگی اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔"

غرض زلزلہ پہ زلزلہ آیا۔ مگر ان کے دل نہ ہلے۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

نے اگر **زار روس** جس کی شان و شوکت کی نسبت خواجہ حسن نظامی کے یہ الفاظ کافی ہیں:۔

روس ایک چھوٹی دنیا تھی جس میں قیامت آگئی روس ایک عظیم الشان قصر تھا جس کے ستون گر پڑے اور اس کے رہنے والے خاک کے ڈھیر میں دب گئے۔ روس گرجتا بادل تھا۔ روس کڑکتی چمکتی بجلی تھا۔ روس اونچا آسمان تھا۔ روس موجیں مارتا سمندر تھا۔ روس مستحکم پہاڑ تھا۔ آج وہ بادل چپ ہوگیا۔ آج وہ بجلی چھپ گئی۔ آج وہ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑا۔ آج وہ سمندر سوکھ گیا آج وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا اڑا ہے۔

قیصر ولیم کے سوا دنیا میں کوئی بادشاہ زار روس کے برابر خود مختار اور جبار و قہار نہ تھا زار ایک آدمی تھا وہ بہت اونچا تھا۔ نہ وہ بہت موٹا تھا۔ نہ اس کو قدرت نے عام آدمیوں سے زیادہ ہاتھ پاؤں دئے تھے کروڑ آدمیوں کی زندگی اس کے ہاتھ میں تھی بے شمار فوجیں اس کے قدموں میں تھے ہیرے موتی اس کی ٹھوکر کی راہ دیکھتے تھے۔ روپیہ اشرفی اس کی نگاہ مہر کے امیدوار رہتے تھے۔ سورج چلتے چلتے رک سکتا تھا۔ دریا بہتے بہتے ٹھہر سکتا تھا۔ زار کی مرضی کی روانی میں روک ٹوک محال تھی۔ آگ کے شعلے زار کے غصہ سے کانپتے تھے۔ توپوں کی آواز اس کے سخن نرم سے سہم جاتی تھی۔ سنگینوں کی چمک اسکی جنبش چشم سے خیرہ ہو جاتی تھی۔

وہ جس کو چاہتا پلک جھپکانے گدا سے شاہ بنا دیتا۔ اور جس سے ناراض ہوتا تخت سے تختہ پر پھینک دیتا۔ تاجدار اس سے ڈرتے تھے شہریار اس کے خیال سے خوف کھاتے تھے۔

× × × خود اس کی رعیت بگڑ گئی اور اس کو تخت سے اتار کر قید کر دیا۔

کلیجہ تھام کر سنو! کہ یہ قید اس شخص کی تھی جو لاکھوں آدمیوں کی قید پر قدرت رکھتا تھا جس کے معمولی حکم سے بڑے بڑے امیر جلاوطن کر دئے جاتے تھے جس کے تخت سے اترتا۔ جس روز قید خانہ میں چلا۔ اس کے دل کا کیا حال ہوگا۔ اس میں کیسے سناٹے آتے ہونگے اس کی آنکھوں کو ساری دنیا اندھیر معلوم ہوتی ہوگی۔

× × × جس وقت صبح ۵ بجے زار روس کو جگایا گیا۔ اور مرنے کی خبر دی گئی۔ وہ غم سے نڈھال ہو کر گر پڑا۔ گو اس کی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت سے بدتر تھی مگر پھر بھی اس کا دل مرنے کو نہ چاہتا تھا۔ اس کو دو آدمی پکڑ کر سہارا دیکر قتل گاہ تک لائے اور ایک ستون سے لگا کر کھڑا کر دیا وہاں اس نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور چاہا کہ کچھ کہے۔ مگر ظالموں نے ہندوقوں کی باڑ مار دی۔ اور دنیا کا بڑا شہنشاہ گر کر خاک و خون میں لوٹنے لگا۔ اور اسی طرح تڑپتے تڑپتے مر گیا ٭

یہ بھی خبر آئی کہ زار کا لاڈلا ولیعہد بھی موجودہ حکومت کی تیغ ستم سے حلال کر دیا گیا ٭

اسے زار بنایا تو بلغاریہ کا شاہ جس نے اپنے لئے زار کا لقب اختیار کیا۔ وہ بھی اسکی زد سے نہ بچ سکا۔ اور تخت سے اتر کر دنیا کے سامنے زار ہونیکا اقرار کرنے لگا۔ اور یوں پیشگوئی کا ہر پہلو سے مصداق ٹھہرا۔ غرض نشان پر نشان دکھائے جارہے ہیں۔ کیوں؟ تا خدا تعالیٰ اپنے جاہ جلال جباری و قہاری کے ساتھ بھی آجائے۔ اور دنیا والے اس کے حضور میں عاجزی اختیار کر کے اصلاح و تقویٰ کی راہوں پر چلیں۔ مذہب کا اختلاف عذاب کا موجب نہیں ہوتا۔ ہاں خدا کے رسولوں کے ساتھ شوخی و شرارت سے پیش آنا۔ اور فسق و فجور سے بھری ہوئی زندگی بسر کرنا۔ اور دنیا میں فساد اٹھانا خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے جیسا کہ وہ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظلمون

یعنی ہلاکت اسی وقت ہوتی ہے کہ جب لوگ حقوق اللہ و حقوق العباد کے ادا کرنے میں کمی کریں۔ پہلے ان کو ایک رسول مبعوث کر کے وارننگ دیا جاتا ہے اور پھر عام عذاب نازل ہوتا ہے پس میرے دوستو! اس عذاب سے خدا کا منشاء کسی کی شخصیت منوانا نہیں بلکہ اصلاح ہے۔ اس لئے زبان سے ماننے والے بھی مبتلا ہوں تو تعجب نہیں۔ سب کو چاہیئے کہ اپنی اصلاح کریں۔ اور خدا کے حضور تضرع سے کام لیں ٭

نامۂ صادق

انگلستان سے بارہ احمدیوں کی درخواستِ بیعت

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے اسلامی مشنریوں کی خاص امداد فرما رہا ہے لنڈن اور دیگر مقامات میں گذشتہ پندرہ بیس دنوں کے درمیان حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور جناب قاضی عبداللہ صاحب کی تبلیغ سے پانچ جنٹلمین اور سات لیڈیاں مشرف باسلام ہوئیں جنکے انگریزی نام یہ ہیں۔ مس روچ۔ مسٹر کالڈر۔ مسٹر بیٹی۔ مس مائنر۔ مس رائٹ بورن۔ مس والتھو۔ مسٹر ڈے مر۔ مسٹر ٹنگل۔ مسز ایڈیل۔ مسٹر نکسن۔ مس رابرٹسن مسز نیش۔ اسلامی نام یہ رکھے گئے۔ حبیبہ۔ عبد الغنی۔ عبد الحمید۔ زینب۔ مریم۔ عزیزہ۔ دین محمد۔ عبد الکریم۔ زینب۔ محمد اسمٰعیل۔ میمونہ اور صدیقہ۔ سب کی درخواستہائے بیعت بحضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھیج دی گئیں ہیں ٭

ان کے علاوہ سات اشخاص نے جن کے نام یہ ہیں مس ڈی اکر۔ مس حنفو۔ اکر۔ مسٹر سٹیڈ مین۔ مسٹر ہیگیر مسٹر ٹیلنس۔ مس جلڈھرسٹ۔ مسٹر کونس نے حضرت نبی کریم محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے من جانب اللہ نبی ہونیکی تحریری تصدیق کی۔ نیز حضرت احمد مسیح موعود کے نبی اللہ ہونیکی تحریری تصدیق کی۔ فالحمد للہ ٭

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب کے پُرزور لیکچروں کا سلسلہ لنڈن اور شمالی انگلستان میں برابر جاری رہا۔ وہ دن قریب ہے کہ انشاء اللہ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونگے۔ ہند کے مسلمانوں کے واسطے یہ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ان کے وطن سے آئے ہوئے مشنری ایسے کامیاب ہو رہے ہیں۔ عیسائی مشنریوں کو چاہیئے کہ بجائے ہندوستان کے جانیکے اپنے ملک کو سنبھالیں اسلام کے زبردست حملوں کے سامنے گمراہی نہیں ٹھہر سکتی۔ پھر حضرت مفتی صاحب کے وسیع معلومات کے سامنے تو ہندوستان کے پرانے تجربہ کار پادری بھی نہیں ٹھہر سکتے تھے تو یہاں کے پادری کیا ٹھہر سکتے ہیں ٭

ماہ اگست میں دس لیکچر ہوئے قریباً دو سو خط باہر سے آیا۔ اور تین سو خط روانہ کیا گیا۔ تیس آدمیوں کو مختلف اوقات میں دعوت دی گئی۔ بہتوں کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی گئی قریب ایک صد رسالہ تقسیم کیا گیا۔ مشن کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور آدمیوں کے آنے کی ضرورت ہے جو کہ مشن کے متعلق اہل لنڈن پورے وثوق کے ساتھ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہم فتحمند ہونگے۔ ملک میں ہر طرح سے امن اور چین ہے ٭

خاکسار عبد المجی عرب مولوی فاضل انچارج مسلم مشن۔
۴۷ اسٹار اسٹریٹ۔ لنڈن ڈبلیو۔ ۲۰ اگست ۱۹۱۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدحت حضرت محمود

میاں محمود بے شک لائق مدح و ثنا تم ہو
رسول اللہ کے پیارے حبیب کبریا تم ہو
جنیگی والدہ کوئی نہ تجھ سا لعل دنیا میں
نہ قیمت ہو سکے جس کی وہ دُرِّ بے بہا تم ہو
ہمیں کیا فکر ہے اس کفر کے بحری تلاطم کا
کہ جب اسلام کی کشتی کے پیارے ناخدا تم ہو
مقدر ہے نجات اُخروی تیری غلامی میں
گنہگاروں کی بخشش کے لیے فضل خدا تم ہو
بیاں کب ہو سکے تعریف تیری اے میرے پیارے
کہ کامل اور مکمل ہادیٔ راہِ ہدیٰ تم ہو
نظر آتی ہے شانِ حق تری شکل و شمائل میں
صداقت کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا تم ہو
جسے فرما گئے موعود بیٹا مہدیٔ دوراں
ہے خدا کے فضل کے حامل وہ محمود خدا تم ہو
بہت سے لوگ دعویٰ کرتے ہیں ہم سب کے لیڈر ہیں
مگر اس وقت دنیا میں حقیقی پیشوا تم ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غیر احمدی کے چوبیس نمبر

اعتراض مخالف

آیۃ ۱۔ انی متوفیک ورافعک الی۔ اس آیۃ سے آپنے وجہ استدلال یہ ظاہر کی ہے کہ رفع کا ذکر اس میں توفی سے پیچھے ہے۔ اس لئے وہ موت کے بعد ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ الجواب۔ اول تو کسی کا قاعدہ نہیں۔ کہ جس لفظ کا ذکر پیچھے ہو اس کا مضمون بھی ضرور پیچھے واقع ہو۔ کلام عرب میں بسا اوقات معطوف و معطوف علیہ آتے ہیں۔ جاءنی زید وبکر۔ آیا زید اور بکر۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ زید جس کا نام پہلے ہے ضرور پہلے ہی آیا ہو۔ اسطرح یہاں رافع کا متوفی پر واو کے ساتھ عطف ہے جو محض جمع کیلئے ہوتی ہے۔ نہ للترتیب کما صرح بہ النحاۃ ؒ

جواب

اگر یہ کہیں کا قاعدہ ہے نہیں۔ کہ جس لفظ کا ذکر پیچھے ہو۔ اس کا مضمون بھی ضرور پیچھے واقع ہو۔ اور اس کا کبھی کسی نے لحاظ بھی نہیں کیا ہے۔ تو فرمائیے آیۃ کریمہ۔ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیموا الصلوٰۃ میں ایمان بالغیب معطوف علیہ مقدم اور اقامۃ صلوٰۃ معطوف مؤخر ہے۔ کیا انسان ایمان بالغیب کے پہلے اقامۃ صلوٰۃ کر سکتا ہے۔ اور وہ مکلف اقامۃ صلوٰۃ ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم وارجلکم الی الکعبین (پ ۶ ع ۱) میں کیا ہاتھوں سے پہلے منہ کا غسل ضروری نہیں ہے۔ کیا کسی وضو کنندہ نے اس کا کبھی لحاظ نہیں کیا۔ ایسا ہی کیا غسل ایدی مسح رأس پر مقدم نہیں ہے۔ کیا یہ قاعدہ نہیں۔ اور کسی نے ایسا لحاظ نہیں کیا کہ غسل ایدی پہلے کرے اور مسح سر پیچھے۔ ایسا ہی کیا مسح سر غسل رجلین پر مقدم نہیں ہے۔ کیا یہ قاعدہ نہیں کہ مسح سر اول کرے پھر غسل رجلین۔ اور کیا کسی متوضی نے ایسا لحاظ نہیں کیا کہ وضو میں اول منہ دھوئے پھر دو ہاتھ۔ پھر مسح سر کرے۔ پھر دو پاؤں دھوئے۔ بلکہ اول پاؤں دھویا کرے۔ پھر منہ۔ پھر مسح سر۔ پھر دو ہاتھ کو دھووے۔ وھذا الا خلاف الشرع۔ اور اگر زید پہلے آیا ہو اور بکر پیچھے۔ تو کیا کلام عرب میں اسپر جاءنی زید وبکر نہیں بولا جاتا۔ اور یہ جواب آپنے لکھا ہے کہ واو محض جمع کیلئے ہوتی ہے۔ نہ للترتیب کما صرح بہ النحاۃ کیسا دجل سے کام لیا ہے۔ نحو کی کتابوں میں لکھا ہے۔ الواو للجمع مطلقاً لا للترتیب۔ آپ نے مطلقاً کی جگہ لفظ بعض رکھکر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ واو صرف جمع کے لئے ہے۔ اس میں ترتیب ہرگز نہیں ہوتی۔ نحاۃ نے ایسی تصریح کہیں نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ واو جمع کے لئے آتی ہے۔ مطلقاً قید مطلقاً سے یہ مراد ہے کہ واو ترتیب کے لئے بھی آتی ہے اور غیر ترتیب کے لئے بھی۔ اور لا للترتیب سے مراد لا للترتیب مطلقاً ہے۔ یعنی ہر وقت اسمیں ترتیب ضروری نہیں پس جب واو ترتیب کے لئے بھی آتی ہے جیسے آیۃ وضو میں تو بعض نے سمجھا کہ یہ قاعدہ انی متوفیک ورافعک الی (پ ۳ ع ۶) میں بھی اثر کریگا۔ اور ترتیبی قاعدہ سے ممات مسیح قبل از رفع ثابت ہو جاویگی جس سے مدعا مہدی معہود و مسیح موعود کا سچا ثابت ہو جاویگا اس لئے اس کے معنے یہ کئے کہ واو میں مطلق ترتیب ہی نہیں ہوتی جس سے ہزارہا آیات قرآنی کے معانی الٹ پلٹ ہو جانے کا خوف ہے اب اگر آپ جیسے صاحبوں کو لاکھ بار سمجھایا جاوے کہ ایسا نہ کیا کرو۔ اور معانی قرآن کریم کے تحریف کرنے میں ایسے حیلے نہ تراشا کرو۔ تو آپ کبھی بھی اس پر کاربند نہ ہونگے بلکہ برعکس میں کہتا ہوں علم نحو تابع قرآن کریم ہے نہ قرآن کریم تابع علم نحو۔ پس معطوف علیہ کا قرآن کریم میں معطوف پر مقدم ہونا خالی از فائدہ نہیں ہوتا۔ اور وہ فائدہ بدوں ترتیب میسر نہیں آسکتا۔ میں کہتا ہوں قرآن کریم میں جس قدر واو معطوف آئے ہیں فائدہ ترتیب کا ضرور بخشتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کبھی یہ نقص منسوب نہیں ہو سکتا۔ کہ جو پہلے ہو اس کو پیچھے لاوے۔ اور جو پیچھے ہو اس کو پہلے رکھے قرآن کریم میں یحرفون الکلم عن مواضعہ (پ ۶ ع ۵) صفت یہود میں شمار کیا گیا ہے پس کلمہ متوفیک کو اپنے موضع سے تحریف کر کے بعد رافعک کے رکھنا۔ تحریف نہیں تو اور کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اس تحریف سے بھی آپ کا کام نہیں بنتا۔ کیونکہ اگر رافعک کو متوفیک کے پیچھے رکھا جاوے۔ تو معنے یہ ہونگے۔ اے عیسےٰ میں تجھ کو اپنی طرف اٹھانیوالا ہوں پھر مارنیوالا ہوں۔ پھر پاک کرنیوالا ہوں۔ پھر تیرے تابعداروں کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھنے والا ہوں۔ اس سے لازم آتا ہے۔ کہ ابھی تک نہ وہ پاک کئے گئے ہیں۔ اور نہ ان کے تابعداروں کو کفار یہودوں پر غلبہ ہوا ہے وھو خلاف الواقع۔ اور اگر متوفیک کو مطھرک کے پیچھے رکھا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ اول رفع ہو پھر تطہیر پھر موت۔ پھر اس کے تابعداروں کو کفار یہود پر قیامت تک غلبہ دیا جاوے حالانکہ یہ بھی خلاف واقع ہے کیونکہ مسیح کے اتباع کو کفار یہود پر غلبہ حاصل ہے اور مسیح کو ابتک موت نہیں آئی اور اگر متوفیک کو بعد وجاعل الذین اتبعوک الآیۃ کے رکھا جاوے تو لازم آویگا۔ اول رفع ہوا۔ پھر تطہیر ہوئی۔ پھر اس کے تابعداروں کو قیامت تک غلبہ دیا گیا۔ پھر بعد ش بروز قیامت اس کو مارریگا۔ وھو ایضاً خلف۔ کیونکہ حدیث چالیس سال زندہ رہنے عیسےٰ کے پھر اسکی وفات قبل از قیامت ہونی اسکے منافی ہے ؒ

اعتراض مخالف

دوم توفی کو یہاں موت کے معنی میں متعین کر لینا بھی آپ لوگوں کا طبع زاد اور بالکل بے ثبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امر ہے۔ توفّی کے معنے لغت میں چیز کو پورا لینے کے ہیں۔ جو کئی طرح سے ہو سکتا ہے۔ اور خاص کر قرآن مجید میں تین طرح پر آیا ہے۔ اول و دوم بحالت موت و نوم۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والّتی لم تمت فی منامھا ۔ اس آیت میں توفّے کا موت و نوم دونوں سے جداگانہ ذکر اس کی ان سے معنیٰ مغائرت ثابت کرتا ہے۔ وفیہ المراد۔ سوم اوپر اٹھا لینے کی صورت میں قال فلمّا توفیتنی یعنے فلمّا رفعتنی الی السّماء۔ فالمراد بہ وفاۃ الرفع ؛

جواب

توفّی کے معنے موت کے کرنے ہمارا طبع زاد نہیں ہے بلکہ امام بخاری جیسے لوگوں نے متوفّیک کے معنے ممیتک بروایت ابن عباس کئے ہیں اور وہ بھی کتاب التفسیر میں آیۃ سورہ آل عمران کو آیۃ سورہ مائدہ کے ساتھ تفسیر کرتے ہیں یعنے متوفّیک کے معنی ممیتک کے ہیں۔ اور آیۃ فلمّا توفّیتنی کے معنی امتنی کے ہیں۔ اور اس کے مصدق ایک حدیث صحیح نقل کرتے ہیں۔ انّی اقول کما قال العبد الصّالح فکنت علیھم شھیدًا مادمت فیھم فلمّا توفّیتنی کنت انت الرّقیب علیھم۔ یہاں توفّیتنی کے معنی آنحضرت صلعم کا عیسےٰ کیطرح رفع جسمانی میں ہونا جس سے پایا گیا۔ کہ امام بخاری کے نزدیک حضرت مسیح عیسےٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اب ہم آپ سے حلف دیکر پوچھتے ہیں۔ متوفّیک کے معنے ممیتک کے کر کے ہمارے طبعزاد ہیں۔ یا آپنے تحریف کی ہے۔ اور یہ بالکل بے ثبوت امر ہے یا اس کا ثبوت صحیح بخاری سے آپ کو دیا گیا ہے اور توفّے کے معنی لغت میں چیز کو پورا لینے کے کرنے یہ بھی مغالطہ ہے۔ کیونکہ صراح میں لکھا ہے۔ التّوفّی اخذ الشیٔ وافیا وتوفّاہ اللّٰہ ای قبض اللّٰہ روحہ۔ یعنی توفّے کے حقیقی معنے دو ہیں۔ ایک شے کو پورا کر کے پکڑنا۔ نہ پورا لینا۔ کیونکہ توفّے کا مجرد وفّے ہے جس کے معنے پورا کیا ہے۔ جب باب تفعل کی متا لائی گئی تو معنے توفّے کے پورا کر کے پکڑ لیا ہوئے جو ممتانی معنے موت کے نہیں ہے اور توفّاہ اللّٰہ میں اللہ تعالیٰ توفّے کا فاعل اور روح مفعول بہ ہے۔ اس کے معنی بدون قبض روح کے اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ اور نہ کبھی توفّے کے معنی ایسے قاعدہ کے ماتحت بدون قبض روح کے کوئی اور ہوئے ہیں۔ بلکہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ توفّے اور اس کے مشتقات میں سے کوئی لفظ ہو اور اس کا فاعل اللہ تعالےٰ اور روح مفعول بہ ہو قبض روح کے سوا اور کوئی معنے نہیں دیتا۔ موت اور نوم اس کے افراد ہیں۔ کیونکہ موت میں بھی قبض روح ہوتی ہے اور نوم میں بھی۔ اور اٹھا لینے کے معنے کرنا کسی لغت میں نہیں آیا اور نہ فلمّا توفّیتنی کے معنے رفعتنی رسول کریم صلعم نے کئے۔ نہ کسی صحابیؓ نے معلوم نہیں کہ آپنے حازن وغیرہ کی تقلید سے تحریف قرآن کریم نے کیوں کی ہے۔ اور فلمّا توفّیتنی کے معنے فلمّا رفعتنی الی السّماء کے کیوں کئے ہیں ؛

حضرت علیؓ کا خطبہ

میں نے تم کو راتوں مخفی طور پر بھی اور کھلم کھلا بھی جنگ کی ترغیب دی۔ میں نے تم سے کہا کہ قبل اسکے کہ دشمن تم سے لڑے تم ان سے لڑو کیونکہ خدا کی قسم جو قوم مدافعانہ جنگ کرتی ہے وہ لازمی طور پر ذلیل ہوتی ہے لیکن تم نے میری بات کو ٹالا تم نے میرا ساتھ چھوڑا تم پر میرا کہنا گراں گزرا اور تم نے اس کو پس پشت پھینک دیا نتیجہ یہ ہوا کہ تم پر دشمنوں نے غارتگری شروع کر دی ؛

اس عامہ کی بھلائی کے لئے میں نے جیسا تم دیکھتے ہو ان لوگوں کو جو اس فساد کے مرتکب ہوئے تھے سزا دی اور تم میں سے بہت سے آدمیوں کو جو ان قوموں کو چھاؤنیوں سے نکالا دیا اور تم میں بہت سے آدمیوں کو جو ان کے ساتھی تھے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے سبب سے تم ذلیل ہو گئے ہو۔ تمہارے ساتھی ذمی اور مسلمان عورتوں کے گھر میں گھس جاتے تھے کہ ان کے زیور اور بالیاں نکال لیتے تھے کہ یہ لوٹ آتے تھے اور کوئی اللہ کا بندہ والا نہ تھا اس واقعہ کے بعد اگر کوئی مسلمان افسوس سے مر جائے تو یہ کوئی ملامت نہیں بلکہ اسکے لئے یہی سزاوار ہے تعجب ہے اس قوم پر کہ باطل کیلئے اس قدر سرگرم ہے اور اس سے زیادہ تعجب ہے تم پر کہ حق کی حمایت پر اسقدر سست ہو لعنت ہے تم پر اس وقت جب تم تیر پر تیر مکان شاذ بن جاؤ مال غنیمت تو جاوے جس پر لوٹ ڈالی جائے تم پر غارتگری کی جائے تم کو جنگ کی جائے اور تم نہ جنگ کرو خدا کی نافرمانی کی جائے اور تم اس پر راضی رہو۔

اگر میں تم کو کسی لڑائی کیلئے گرمیوں میں روانہ کرتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ گرمی شدید ہے ہم کو مہلت دیجئے کہ گرمی کا زمانہ گزر جائے اگر میں تم کو جاڑوں میں بھیجتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ رخصت دیجئے یہاں تک کہ جاڑے گذر جائیں اگر تم جاڑے اور گرمی سے یونہی بھاگتے ہو تو خدا کی قسم تلوار کی آنچ میں اور بھی گھبرا جاؤ گے اے لوگوں جو مردوں کے مشابہ ہو لیکن رد نہیں ہو اے بچوں کے خواب کے عورتوں کی عقل۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا تجھ کو تمہارے درمیان سے اٹھا لے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ نہ تم کو دیکھوں نہ تم کو پہچانوں تم نے میرے سینہ کو غم و غصہ سے بھر دیا تم نے مجھے موت کے گھونٹ پلائے اور نافرمانی کر کے میری رائے کو برباد کر دیا یہاں تک کہ قریش نے کہا کہ ابن ابی طالب بہادر تو ہے لیکن فن جنگ کا ماہر نہیں لیکن خدا کی قسم فن جنگ کا مجھ سے زیادہ تجربہ کار ان میں کون ہے ؟ میں ابھی بیس برس کا بھی نہیں ہوا تھا کہ جنگ کی مہارت حاصل کر لی۔ اور ۶۰ برس سے زیادہ کا ہوں اب جو تو یہ ہے کہ جس کی اطاعت نہیں کی جاتی۔ اسکی رائے کوئی رائے نہیں ہوتی

یہ سوزش تقریر سن کر ایک شخص اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا اور کہا کہ اے امیر المومنین ہم دونوں بھائی جیسا کہ خدا نے کہا ہے۔ رب انّی لا املک الّا نفسی واخی۔ (خدایا میں صرف اپنی جان کا اور اپنے بھائی کی جان کا مالک ہوں) حاضر ہیں ہم کو جانے دیجئے کہ ہم اپنے تئیں آگ میں جھونک دیجئے گا تنوں میں گھسیٹئے" انہوں نے اسکا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ لیکن صرف دو آدمیوں سے میرا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان
میں چھپا اور ایم قاسم علی نے فاروق منزل سے شائع کیا)